

# فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل

ڈاکٹر محمد لطیف مطہری

خلاصہ :

اسلام کے نقطہ نظر سے بچوں کو بچپن سے ہی ایک خاص مقام اور خصوصی حقوق حاصل ہیں اور والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی رعایت کرتے ہوئے ان کی سعادت کا راستہ ہموار کریں۔ ایک صالح بچے کی پرورش، اس کی صحیح تربیت اور اسے مطلوبہ سعادت اور کمال تک پہنچانا پیدائش کے لمحے سے ہی شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان اور اقامت پڑھنا، اس کا اچھا نام رکھنا اور بچے کی اچھی تربیت کے لئے سعی و کوشش کرنا وغیرہ تاکہ فرزند کی صحیح تربیت کر کے اس کے اندر خالص پاک انسانی صفات رشد اور شکوفا ہو سکے۔ دین اسلام نے جن چیزوں کا حکم زیادہ تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے ان میں سے ایک بچے کی ولادت کے بعد اس کے لئے عقیقہ کرنا ہے۔ مشہور شیعہ فقہاء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے لیکن بعض فقہاء بشمول سید مرتضیٰ اور ابن جنید اسکا کافی کے نزدیک عقیقہ واجب ہے۔ اہل سنت کے ہاں جیسے شافعی اور مالکی کے مطابق بھی عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ایک عقلی کاوش ہے جو قرآن و سنت، استدلال اور تجربے سے حاصل کردہ حقائق پر مبنی ہے تاکہ احکام کے اسباب، اسرار اور حکمت کی بررسی کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو سے احکام فقہی پر عملی پابندی کے اثرات و نتائج کو پیش کر سکے۔ موجودہ اور گزشتہ فقہاء نے بھی بعض فقہی احکام کی تربیتی تحلیل و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے آلات اور منابع کی ضرورت ہے، جن میں سب سے اہم آیات، روایات، عقل اور بعض انسانی علوم جیسے علم نفسیات اور علم تعلیم و تربیت ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک تربیتی موضوعات میں شرعی حکم اخذ کرنے میں مدد اور، تربیتی موضوعات میں ثانوی فقہی عنوانات کا تعین کرنا شامل ہیں۔ اس مقالہ میں فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی کلمات: عقیقہ، شرعی حکم، مستحب موکد، تربیتی تجزیہ و تحلیل، تربیت فرزند۔

مقدمہ :

فرزند اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ ایک نعمت ہے جو پیدا ہونے پر اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بنتا ہے۔ تاہم، ساتویں دن بھیڑ کی قربانی ایک الہی اور پرانی سنت ہے، جسے عقیدہ سمجھا جاتا ہے جو بچوں سے مختلف قسم کی آفات اور بلاؤں کو دور کر دیتا ہے جس کی بنا پر والدین کو اس کی چیز کی تاکید کی گئی ہے۔ درحقیقت فرزند کے لئے عقیدہ کرنا مستحب موکد ہے جس کا ذکر بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ اس سے بچے سے آفات دور ہوں گے اور خداوند متعال بچے کی طرف توجہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عقیدہ کرنا اہل سنت کے ہاں جیسے شافعی اور مالکی کے مطابق بھی مستحب ہے۔

بعض افراد کا خیال ہے کہ عقیدہ کرنا جاہلیت کے زمانے کی ایک ثقافت اور رسم ہے جسے دین اسلام نے بھی اس کے اجتماعی آثار کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کیا ہے جیسا کہ دین اسلام سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کریں، لیکن قربانی کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مقابلہ میں ایک بھیڑ بھیجا۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ عقیدہ ایک پرانی رسم ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے چلی آرہی ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس میں تبدیلیاں آئی ہیں۔

فقہی احکام کا تربیتی تحلیل و تجزیہ ایک ایسا موضوع ہے جو مستند اسلامی مآخذ یعنی قرآن و سنت، نیز استدلال اور تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے، فقہ کے اسرار، حکمتوں، نتائج اور فقہی احکام کی تربیتی اثرات سے بحث کرتا ہے۔ حدود کے لحاظ سے فقہی احکام کی تربیتی تجزیے میں تربیتی موضوعات اور عمومی موضوعات دونوں شامل ہیں۔ کیونکہ فقہ ایک ایسا علم ہے جسے انسانی تعلیم کے مختلف شعبوں میں مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے آلات اور منابع کی ضرورت ہے، جن میں سب سے اہم آیات و روایات، عقل، اور بعض انسانی علوم جیسے علم نفسیات اور علم تعلیم و تربیت ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک تربیتی موضوعات میں شرعی حکم اخذ کرنے میں مدد اور، تربیتی موضوعات میں ثانوی فقہی عنوانات کا تعین کرنا شامل ہیں۔

اسلامی علوم میں فقہ کو ایک خاص مقام اور وقار حاصل ہے، کیونکہ یہ علم ایک مسلمان شخص کی روزمرہ کی زندگی میں کاربندی اور عملی علم ہے، کیونکہ انسان کے تمام اعمال احکام غم سے خالی نہیں ہے۔ دوسری طرف، تربیتی علوم بھی ایک عملی علم ہے جس میں ہر عمر اور زندگی کے دورانیے میں انسانی وجود کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے۔ فقہ اور علوم تربیتی کے درمیان تعامل اور ہم آہنگی کے وسیع شعبے ہیں، اور ان شعبوں میں سے ایک فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ہے۔ فقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اسلامی تعلیم و تربیت میں ایک نیا شعبہ ہے جس کے لیے مختلف زاویوں اور جہتوں سے تحقیق کی ضرورت ہے۔

موجودہ اور گزشتہ فقہاء میں سے بعض حضرات نے بعض فقہی احکام کی تربیتی تحلیل و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر شہید ثانی (رہ) حضانت کو دک کے بحث میں بچہ کے سرپرست کے ثقہ ہونے کی ضرورت اور فاسق شخص کے سرپرستی کے عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فاسق شخص کی سرپرستی جائز نہیں ہے اور یہ استدلال اور تجزیہ کرتا ہے کہ فاسق کے لیے بچے کی پرورش جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے عدم خیانت کے حوالے اطمینان حاصل نہیں ہے اور بچہ کی سرپرستی کیے لئے اس کا فائدہ بھی نہیں ہے کیونکہ بچہ اس کے رفتار کے مطابق پروان چڑھتا ہے اور اسی کے اعمال سے ہی متاثر ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ خالی زمین کی مانند ہے جو اس میں رکھی ہوئی چیز کو قبول کر لیتی ہے۔<sup>۱</sup>

علامہ حلی (رہ) والدین کو سات سال کی عمر میں بچوں کو احکام سکھانے اور دس سال کی عمر میں مزید تاکید کرتے ہوئے کچھ اس طرح تحلیل کرتے ہیں: جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کے والد پر لازم ہے کہ وہ اسے طہارت، باجماعت نماز اور اس میں حاضری کی تعلیم دے تاکہ وہ ان کا عادی ہو جائے، کیونکہ اس عمر میں بچہ میسر ہو جاتا ہے اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو اسے ان احکام پر عمل کرنے پر مجبور بھی کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس پر جب تک وہ بالغ نہ ہو نماز وغیرہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح سے بچہ کی تعلیم و تربیت کرنے سے اس کے لئے سختی اور مشقت کا باعث نہیں بنتا بلکہ بالغ ہونے تک اس کی عادت بن جاتی ہے اور یہ گویا فرزند کے حق میں ایک قسم کا احسان اور لطف ہے۔<sup>۲</sup>

مرحوم صاحب جواہر (رہ) سات سال کے بعد فرزند کی حضانت کے بحث میں تحلیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سات سالگی کے بعد اگر فرزند لڑکی ہے تو اس کی پرورش ماں کے پاس ہوگی اور اگر فرزند لڑکا ہے تو اس کی پرورش باپ کے پاس ہوگا کیونکہ تعلیم و تربیت کے اعتبار سے لڑکے کی تعلیم و تربیت کے لئے باپ اور لڑکی کی تعلیم و تربیت کے لئے ماں زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔<sup>۳</sup>

ان میں سے بچے کے بارے میں مرحوم زراقی (رہ) کا تجزیہ و تحلیل زیادہ جامع ہے وہ اس تناظر میں لکھتے ہیں: جب بچہ میسر ہو جائے تو اسے نماز، طہارت اور رمضان کے بعض ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، نیز اصول دین اور ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہو اس کی تعلیم دی جاتی ہے، کیونکہ جب بچہ بچپن میں ہی اسلامی آداب اور احکامات پر شائستہ طریقہ سے عمل کرنے کے عادی ہوں تو بلوغ کے بعد یہ چیزیں بچے کے اندر ملکہ بن جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ ایک نیک اور صالح انسان بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر اس کی پرورش ہو جائے اور وہ بیہودہ اور غلط کاموں کے عادی ہو جائے تو بلوغ کے بعد ایک فاسق و فاجر انسان کی

<sup>۱</sup> شہید ثانی، مسالک الافہام، ج ۸، ص ۴۴۴

<sup>۲</sup> علامہ حلی، تذکرۃ الفقہاء، ج ۴، ص ۳۳۵۔

<sup>۳</sup> نجفی، جواہر الکلام، ج ۳۱، ص ۲۹۱۔

شکل میں معاشرے کا حصہ بن جائے گا اور اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جس کے نتیجہ میں اس کے والدین کی بدنامی ہوگی۔ لہذا ہر باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی نہ کرے کیونکہ وہ خدا کی امانت ہے، اس کا دل پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، اس کی روح کسی بھی کردار سے پاک ہے، اور اس میں نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی صلاحیت موجود ہے، اور یہ اس کے والدین ہیں جو اسے اچھے اور برے میں سے کسی ایک کی طرف مائل کرتے ہیں۔ یہ کچھ نمونے ذکر ہوئے ان میں فقہاء عظام نے مختلف تربیتی موضوعات میں اپنا تحلیل و تجزیہ پیش کیا ہے۔

### لغت میں عقیقہ سے مراد:

"عقیقہ" "عنق" کے مادہ سے ہے اور یہ نوزاد بچے کے سر کے بالوں کو کہتے ہیں جن کے ساتھ یہ نوزاد پیدا ہوا ہے، چاہے وہ انسانی بچہ ہو یا جانور، لیکن ابھی یہ اس جانور کا نام بن گیا ہے جسے کسی نو مولود کی پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔<sup>۲</sup> عقیقہ، "عنق" کے مادہ سے ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پھاڑنا ہے۔ بچے کے بالوں کو بھی عقیقہ کہتے ہیں کیونکہ بالوں کی وجہ سے اس کے سر کی جلد پھٹ جاتی ہے۔

### فقہی اصطلاح میں عقیقہ سے مراد

فقہاء کی ایک جماعت کے مطابق عقیقہ سے مراد بچے کی پیدائش کے وقت بکری کا ذبح کرنا ہے۔<sup>۳</sup> بعض دیگر فقہاء کے مطابق عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جو بچے کی پیدائش کی خاطر ذبح کیا جاتا ہے چاہے بچہ لڑکا ہو یا لڑکی۔<sup>۴</sup>

### عقیقہ کی اہمیت

مشہور شیعہ فقہاء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے۔ امام خمینی (رہ) تحریر الوسیلہ میں لکھتے ہیں کہ عقیقہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے مستحب موکد ہے۔ (من المستحبات الأكيدة العقیقة للذكر و الأنثی....)<sup>۵</sup> لیکن بعض فقہاء بشمول سید مرتضیٰ (رہ)

<sup>۱</sup> انراقی، جامع السعادت، ج ۱، ص ۲۷۱-۲۷۲۔

<sup>۲</sup> طریقی، فخر الدین، مجمع البحرین، ج ۵، ص ۳۱۵۔

<sup>۳</sup> طوسی، المبسوط فی فقہ الإمامیہ، محقق، مصحح، کشفی، سید محمد تقی، ج ۱، ص ۳۹۴۔

<sup>۴</sup> شریف مرتضیٰ، علی بن حسین موسوی، الانتصار فی انفرادات الإمامیہ، ص ۴۰۶۔

<sup>۵</sup> خمینی، روح اللہ، تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۴۲۸۔

اور ابن جنید اسکانی (رہ) کے نزدیک عقیقہ واجب ہے۔<sup>۲</sup> بعض روایات کے مطابق عقیقہ واجب ہے جن میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں: (عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَالَ: الْعَقِيقَةُ وَاجِبَةٌ إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدٌ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمِيَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَعَلَ) <sup>۳</sup> راوی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عقیقہ واجب ہے، جب بھی کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے تو وہ اسی دن اس بچے کا نام انتخاب کر سکتا ہے۔ (عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ وَاجِبَةٌ) <sup>۴</sup> راوی نے امام صادق علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا کیا عقیقہ واجب ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں واجب ہے۔ (عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: كُلُّ إِنْسَانٍ مُرْتَهَنٌ بِالْفِطْرَةِ وَكُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ) <sup>۵</sup> راوی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ہر انسان رمضان المبارک کی فطرہ پر اور ہر نومولود اس کے عقیقہ پر منحصر ہے۔ (عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُرْتَهَنٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَقِيقَتِهِ وَالْعَقِيقَةُ أَوْجَبُ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ) <sup>۶</sup> راوی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ہر شخص اپنے عقیقہ پر منحصر ہے اور یہ عقیقہ قربانی سے زیادہ واجب ہے۔ مشہور فقہاء کے مطابق بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے۔<sup>۷</sup> بچے کو آفات سے بچانے کے لیے عقیقہ کرنا اور اس کا گوشت کم از کم دس لوگوں کو کھلانا چاہیے۔ مستحب ہے کہ ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور کسی وجہ یا بغیر کسی وجہ کے تاخیر کرنے سے عقیقہ ساقط نہیں ہوتا، بلکہ اگر اس کا عقیقہ نہ ہو اور وہ بالغ ہو جائے تو اپنی طرف سے خود عقیقہ کرے، اور خود اپنی زندگی میں اپنا عقیقہ نہ کرے تو اس کی موت کے بعد اس کا عقیقہ کر سکتے ہیں اور ضروری ہے کہ عقیقہ اونٹ، گائے یا دنبے یا بکرے کا ہو۔ عقیقہ کا مناسب وقت ساتواں دن ہے اور اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ کیا گیا تو اس کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر

<sup>۱</sup> محققین کا ایک گروہ، موسوعہ احکام الاقال وادلتہا۔

<sup>۲</sup> شریف مرتضیٰ، علی بن حسین موسوی، الانتصار فی الافراد الایمانیہ، ص ۲۰۶۔

<sup>۳</sup> حر عاملی، وسائل الشیعہ، ج ۲۱، ابواب احکام الاولاد، باب ۳۸، ج ۵، ص ۴۱۳، ط آل البیت۔

<sup>۴</sup> ایضاً۔

<sup>۵</sup> ایضاً، ج ۲، ص ۴۱۳۔

<sup>۶</sup> ایضاً، ج ۱، ص ۴۱۲۔

<sup>۷</sup> علامہ حلی، حسن بن یوسف بن مطہر، مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ، ج ۷، ص ۳۰۳۔ حلی، ابن ادریس، محمد بن منصور بن احمد، السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی، ج ۲، ص ۶۲۶۔ شیخ طوسی، الخلاف، محقق، مصحح، علی خراسانی، سید جواد شہرستانی، مہدی طہ نجف، مجتبیٰ عراقی، ج ۶، ص ۶۷۔ حلی، یحییٰ بن سعید، الجامع للشرائع، ص ۴۵۸۔ حسینی

روحانی قلمی، سید صادق، فقہ الصادق (ع)، ج ۲۲، ص ۲۸۷۔

اس شخص کے لیے نہ کیا گیا تو وہ شخص بلوغت کے بعد اپنے لیے عقیقہ کرتا ہے۔ بڑھاپے اور میت کا عقیقہ بھی مستحب ہے۔ عقیقہ کی قیمت میں صدقہ دینا عقیقہ کے لیے کافی نہیں ہے۔

حدیث میں مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عقیقہ کے لیے جانور کی بہت تلاش کی ہے لیکن مل نہیں سکا پس آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے آپ نے فرمایا: پھر تلاش کرو اور کہیں سے حاصل کرو کیونکہ حق تعالیٰ خون بہانے اور کھانا کھلانے کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ امام (ع) سے پوچھا گیا کہ جو بچہ پیدائش کے ساتویں دن مر جائے تو کیا اس کا عقیقہ کرنا واجب ہے؟ فرمایا کہ اگر ظہر سے پہلے فوت ہو تو نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ظہر کے بعد فوت ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرنا چاہیے۔

عقیقہ کے روحانی اور معنوی اثرات کو دیکھتے ہوئے حضرت زہر اسلام اللہ علیہا نے خود کو اس کا پابند سمجھا اور اپنی اولاد کو اس کے روحانی والی فوائد سے مستفید کیا۔ حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کی زندگی سے جو روایات منقول ہوئی ہیں ان میں ارشاد ہے: «إِنَّ فَاطِمَةَ (س) عَقَّتْ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ (ع)» حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حسن و حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ انجام دیا۔ "اس معاملے کی طرف حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کی خصوصی توجہ اور بچوں کی زندگی اور روح میں اس کی اہمیت اس وقت زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ کیا تھا، جیسا کہ روایت میں ذکر ہوا ہے: "سَمَّي رَسُولُ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله وسلم) حَسَنًا وَحُسَيْنًا (عليهما السلام) يَوْمَ سَابِعِهِمَا وَعَقَّ عَنْهُمَا شَاءَ شَاءَ" ۲ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن حسن اور حسین علیہما السلام کا نام رکھا اور ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک گوسفند کا عقیقہ کیا۔ لیکن حضرت زہر اسلام اللہ علیہا نے بھی اپنی طرف سے عقیقہ انجام دیا۔ یہ بھی منقول ہے: «عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَنِ الْحَسَنِ بِيَدِهِ» ۳ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے امام حسن (علیہ السلام) کا عقیقہ کیا "اس بنا پر شیخ حر عاملی نے کتاب وسائل الشیعہ میں ایک فرزند کے لئے متعدد عقیقہ کے جواز کا حکم دیا ہے۔ لہذا والدین کو چاہیے کہ وہ حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کو اسوہ قرار دیتے

۱ صدوق، محمد بن علی، عیون اخبار الرضا علیہ السلام، ج ۲، ص ۳۶۔

۲ کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج ۶، ص ۳۳، ح ۵

۳ حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعہ فی تحصیل مسائل الشریعہ، ج ۲۱، ص ۴۳۰۔

ہوئے اپنے بچوں کے جسمانی اور روحانی سلامتی کی خاطر سرمایہ گذاری کریں جو کہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور اپنی اولاد کی زندگی کا آغاز قرب الہی سے کریں۔

احادیث میں عقیقہ کی تاکید سے یہی بات سمجھ میں آتا ہے کہ اسلامی ثقافت میں عقیقہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کے نتیجے میں بہت سے اچھے کام ہوتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام اس ایک روایت میں عقیقہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں: «كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ»<sup>۱</sup> اس روایت کے مطابق یہ کہا جاسکتا ہے کہ بچے کے جسمانی اور روحانی سلامتی اسی قربانی پر منحصر ہے۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں جہاں تک احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی صرف بچوں کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ یعنی اگر کسی نے بچپن میں عقیقہ انجام نہیں دیا ہو تب بھی اس کی صحت و سلامتی کا انحصار قربانی پر ہے۔ بعض اوقات کسی شخص کو تکلیفیں اور بیماریاں آتی ہیں جو بہت مسلسل اور پریشان کن ہوتی ہیں اور منطقی طور پر قابل قبول نہیں ہوتیں، اس کی ایک وجہ بچپن میں عقیقہ نہ کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: «إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَذْرِي

كَانَ أَبِي عَقَّ عَنِّي أَمْ لَا قَالَ فَأَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَعَقَّقْتُ عَنْ نَفْسِي وَ أَنَا شَيْخٌ»<sup>۲</sup> میں اس بات سے واقف نہیں

ہوں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ انجام دیا ہے یا نہیں؟ امام نے فرمایا: اپنے لیے عقیقہ کرو۔ میں نے اپنے لئے عقیقہ کیا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا تھا۔ درحقیقت امام کا بڑھاپے میں عقیقہ کرنے کا حکم دینا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ذمہ داری انسان کے کندھوں پر ہے اور یہ ذمہ داری اس وقت تک ساقط نہیں ہوتا جب تک یہ کام انجام نہ پائے۔

عقیقہ کے بارے میں مذکورہ دعاؤں میں ایسے نکات ہیں جو غیر مادی امور کے حوالے سے اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ «اللَّهُمَّ عَقِيقَةً عَنْ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وَقَاءً لِّأَلِ مُحَمَّدٍ (ص)

اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔ اے اللہ اس قربانی کو آل محمد (ص) کی حفاظت کا ذریعہ بنا دے۔ «إِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ.. الشُّكْرَ لِرِزْقِهِ

وَالْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا؛ جب تم ذبح کرو تو کہو کہ اے اللہ میں یہ قربانی اس نعمت کے شکر میں ذبح کر رہا ہوں جو تو نے ہمیں

عطا کی ہے اور اس علم اور معرفت کی خاطر جو ہمارے اوپر تیرا فضل ہے۔ «لَكَ سُفِكَتِ الدَّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

<sup>۱</sup> صدوق، ۱۴۱۳، ج ۳، ص ۳۸۴۔

<sup>۲</sup> کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج ۶، ص ۲۵۔

رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ احْسِبْ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ؛ اے معبود تیرے لیے خون بہایا جاتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام

تعریفیں آپ کی ذات کے ساتھ مختص ہے۔ اے معبود شیطان کو ذلیل کر دے۔" ۱

ان دعاؤں میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ قربانی بچے کی صحت اور سلامتی کے مقابلہ میں ایک فدیہ ہے اور دوسرا نکتہ یہ کہ یہ قربانی بچے کی طرف سے ہے اور اس کی نیت کے مطابق ذبح کی گئی ہے اور اس کی نیت قرب خداوند کو حاصل کرنا ہے۔ ایک اور نکتہ یہ ہے کہ عقیقہ کی اس دعا میں خدا سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کو ذلیل کر دے۔ درحقیقت عقیقہ اس نیت سے کیا جاتا ہے کہ بچے کی جسمانی اور روحانی سلامتی کے حصول کے ساتھ ساتھ قرب خداوندی اور شیطان اس سے دور ہو۔

## عقیقہ کرنے کی حکمت

اس حکم میں بھی دیگر احکام کی طرح حکمت پوشیدہ ہیں۔ ہم ان میں سے دو حکمتوں کا ذکر احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔

### ۱۔ فرزند کی صحت و سلامتی

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تم عقیقہ کرو تو کہو: اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اسکی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بیٹا (بچہ) اپنے عقیقہ پر منحصر ہے، جو اس کے لیے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔"

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ» ۲ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے۔

### ۲۔ مسلمانوں کو کھانا کھلانا

بعض روایات کے مطابق عقیقہ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے کھانے کا دسترخوان بچھایا جائے۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ یہ اچھا سلوک بچے کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس عمل میں خدا کا ایک قسم کا شکر بھی مضمر ہے۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تولد کے ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرو... عقیقہ کو اس کی ہڈیوں کو توڑے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر دو، اور کھانا پکانے کے بعد مسلمانوں کے ایک گروہ کو (تیار شدہ کھانا کھانے کی) دعوت دو۔" ۳

۱ مجلسی، محمد باقر، مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول، ج ۲۱، ص ۵۶ و ۵۳۔

۲ صدوق، ۱۴۱۳، ج ۳، ص ۸۴۔

۳ طوسی، تہذیب الأحکام، محقق، مصحح، موسوی خراسانی، حسن، ج ۷، ص ۴۲۲۔



عقیقہ کے گوشت کا ایک چوتھائی دائی کو دے اور اگر دائی نہ ہو تو بچے کی ماں جس کو چاہے دے اور دس مسلمانوں کو کھانے پر بلائے اور اگر زیادہ ہو تو زیادہ بہتر! "عبداللہ بن بکر کہتے ہیں: ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے چچا کی طرف سے ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کے چچا نے پوچھا ہے: ہم نے اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنا تھا لیکن ہمیں کوئی حیوان نہیں ملا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ہم یہ رقم صدقہ کر دیں؟ امام نے فرمایا: نہیں؛ خدا کو بچے کی پیدائش کے لیے خون بہانا اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دینا پسند ہے" ۲

### عقیقہ کے آداب اور شرائط

عقیقہ کرنے والے جانور اور بچے کی جنسیت کا ایک ہونا ضروری ہے یعنی اگر بچہ لڑکا ہو تو عقیقہ کسی نر جانور کا ہو اور اگر بچہ لڑکی ہو تو عقیقہ کسی مادہ جانور کا ہو اس بارے میں مختلف روایات موجود ہیں۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: اگر بچہ لڑکا ہو تو اس کے لئے کسی نر جانور کا عقیقہ کرو اور اگر بچہ لڑکی ہو تو اس کے لیے مادہ جانور سے عقیقہ کرو۔ ۳ البتہ ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام سے لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "لڑکی اور لڑکے کا عقیقہ ایک جیسا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔" ۴ روایات کے مطابق فقہاء بھی اس مسئلہ میں یکساں رائے نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے بعض فقہاء نے کہا ہے: لڑکے کے لیے نر بھیڑ اور لڑکی کے لیے مادہ بھیڑ ذبح کی جائے ۵ اور عقیقہ بھی صرف بھیڑ کا ہو۔ البتہ بعض دوسرے فقہاء کے مطابق: بہتر یہ ہے کہ عقیقہ پہلے بھیڑ پھر اونٹ اور پھر کسی بھی ایسی جانور کی ہو جس کی قربانی کی جاسکتی ہو۔ ۶ بعض فقہاء کے مطابق مستحب ہے کہ لڑکے کا عقیقہ نر جانور اور لڑکی کا عقیقہ کسی مادہ جانور کے ذریعہ کیا جائے لیکن اگر جانور فرزند کے جنس کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی کافی ہے۔ ۷

۱ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، ج ۳، ص ۸۶۔

۲ کلینی، کافی، ج ۶، ص ۲۵

۳ ابن بابویہ، محمد بن علی، من لایحضرہ الفقیہ، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، ج ۳، ص ۸۵۔

۴ کلینی، کافی، ج ۶، ص ۲۶۔

۵ طوسی، محمد بن علی بن حمزہ، الوسیلۃ الی نیل الفضلیۃ، محقق، مصحح، محمد حسون، ص ۳۱۶۔

۶ الوسیلۃ الی نیل الفضلیۃ، ص ۳۱۶۔

۷ عالمی، شہید ثانی، زین الدین بن علی، الروضۃ البہیۃ فی شرح الملعۃ الدمشقیۃ ج ۵، ص ۴۸۔

فقہاء کی مختلف روایات اور اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کا عقیقہ کرنا ہو تو بہتر بھیڑ ہے لیکن اگر دوسرے جانور جیسے گائے یا اونٹ وغیرہ سے عقیقہ کرنا چاہیے تو یہ بھی کافی ہے۔ نیز فرزند اور عقیقہ کے جانور کے درمیان جنسیت اگر یکساں ہو تو یہ بہت ہی افضل ہے لیکن اگر جنسیت کے اعتبار سے ان میں فرق ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اور یہ کافی ہے۔

بعض فقہاء<sup>۱</sup> کے مطابق جس جانور کا عقیقہ کیا جائے اس میں قربانی کی شرائط ہونی چاہئیں<sup>۲</sup>۔ یعنی عیب دار اور کمزور نہ ہو، اس کی عمر<sup>۳</sup> کی بھی رعایت کی جائے، لیکن اگر قربانی کی یہ شرائط موجود نہ ہو تب بھی کافی ہے۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"بے شک عقیقہ، ایک گوسفند کی گوشت ہے (یعنی مقصد گوشت ہے) عقیقہ کے لیے کوئی بھی گوسفند ذبح کیا جائے کافی ہے، لیکن جتنی موٹی ہو، اتنا ہی بہتر ہے۔"<sup>۴</sup>

ضروری ہے کہ عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہے تو پانچ سال کا یا چھٹے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کا ہو، اگر بکری ہے تو ایک سال کی یا دوسرے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کی ہو اور اگر بھیڑ ہے تو کم از کم چھ یا سات ماہ کی ہونی چاہیے اور سات ماہ پورے ہو چکے ہوں تو زیادہ بہتر ہے نیز جانور خسی نہیں ہونا چاہیے اور سینک ٹونا، کان کٹا، لاغر، اندھا اور لولا لنگڑا بھی نہیں ہونا چاہیے اور اگر لنگڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ چل پھر نہ سکے۔

## عقیقہ کی دعا

روایت کے مطابق عقیقہ کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيقَةً عَنْ فُلَانٍ، لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَدَمُهَا بِدَمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وَقَاءً لِّاَلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَام» خدا کے نام سے، اے معبود یہ عقیقہ فلاں کی طرف سے ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کا اس کا خون اس کے خون کا اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کا بدلہ ہے اے معبود تو اسے آل محمد کیلئے حفاظت کا ذریعہ بنا ان پر اور ان کی آل پر درود و سلام ہو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم عقیقہ کرنا چاہو تو اس دعا کو پڑھو: «يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيٌّ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجْهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ

<sup>۱</sup> ایضاً، ص ۷۴۷۔

<sup>۲</sup> ثمنی، روح اللہ، مناسک حج، ص ۲۵۸ و ۲۵۹۔

<sup>۳</sup> ایضاً، ص ۲۵۸۔

<sup>۴</sup> کلینی، الکافی، ج ۶، ص ۳۰۔

<sup>۵</sup> انعام، ۷۸، ۷۹۔

مَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۱ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ» ۲۔

اے میری قوم میں بری ہوں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں نرا کھرا مسلمان ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں یقیناً میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں یہی حکم مجھے دیا گیا ہے اور میں سر جھکانے والوں میں سے ہوں اے خدا تیرے لئے اور تجھ سے ہے خدا کے نام خدا کے ساتھ اور اللہ بزرگ تر ہے اے معبود رحمت نازل فرما محمد و آل (ع) محمد پر اور فلاں ابن فلاں سے قبول فرما۔

### عقیقہ کے بعد کی دعا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عقیقہ کے جانور کو ذبح کیا جائے تو اس کے بعد اس دعا کو پڑھو: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ فُلَانِ فُلَانِ كَا بَيْتًا» ۳۔

امام باقر علیہ السلام سے بھی روایت ہے کہ عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَنَاءً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَالْعِصْمَةَ لِأَمْرِهِ وَالشُّكْرَ لِرِزْقِهِ وَالْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقُلِ - اللَّهُمَّ إِنَّكَ وَهَبْتَ لَنَا ذَكَرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَمِنْكَ مَا أَعْطَيْتَ وَكُلُّ مَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلَى سُنَّتِكَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَ اخْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ لَكَ سُفْكَتِ الدَّمَاءِ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ۴۔

۱ انعام، ۱۶۲ و ۱۶۳۔

۲ کلینی، الکافی، محقق، غفاری، علی اکبر، آخوندی، محمد، ج ۶، ص ۳۱۔

۳ ایضاً۔

۴ ایضاً۔

## عقیقہ کے گوشت کو تقسیم کرنے کا طریقہ

مستحب ہے کہ عقیقہ کرنے کے بعد اس کی ہڈیوں کو نہ توڑا جائے بلکہ ہڈیوں کو ہر جوڑ سے الگ کر دیا جائے۔<sup>۱</sup> لیکن عقیقہ کی ہڈیوں کو دفن کرنا مستحب نہیں ہے۔<sup>۲</sup> دائی کو گو سفند کا ایک ران<sup>۳</sup> یا ایک تہائی<sup>۴</sup> یا ایک چوتھائی<sup>۵</sup> دینا مستحب ہے۔ اگر دائی بچے کی دادی ہو یا اگر وہ اس کے زیر کفالت افراد میں سے ہو تو اس صورت میں دائی کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔<sup>۶</sup> اگر فرزند کسی دائی کے بغیر متولد ہوا ہو تو عقیقہ کا گوشت اس کی ماں کو دیا جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے دے سکتی ہے۔<sup>۷</sup> اور بقیہ گوشت کو ضرورت مند مومنین کے درمیان تقسیم کریں، لیکن بہتر یہ ہے کہ باقی گوشت کو پانی اور نمک کے ساتھ پکائیں اور وہ اس کا گوشت کم از کم دس مومنین کو کھلائیں، اور افراد جتنے زیادہ ہوں گے، اتنی ہی زیادہ فضیلت ہوگی۔<sup>۸</sup>

والدین اور وہ لوگ جن کے اخراجات بچے کا باپ اٹھاتا ہے عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں، اسی طرح بہتر ہے کہ اس گوشت کے ساتھ بنا ہوا کھانا بھی نہ کھائیں۔ ماں کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا زیادہ مکروہ ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ماں اپنے غریب پڑوسی کو عقیقہ کا گوشت دے۔<sup>۹</sup> بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا بال منڈوانا اور اس کے بال کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دینا اور عقیقہ ایک ساتھ انجام دینا چاہیے<sup>۱۰</sup> لیکن مستحب یہ ہے کہ پہلے بچے کا سر منڈوایا جائے اور پھر عقیقہ کرنا چاہیے۔<sup>۱۱</sup>

## عقیقہ کا مختصر فقہی حکم

۱۔ بیٹے یا بیٹی کے لئے عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

۲۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

<sup>۱</sup> کلینی، الکافی، ج ۶، ص ۲۹۔

<sup>۲</sup> فاضل لنکرانی، محمد، جامع المسائل، ج ۲، ص ۳۸۹۔

<sup>۳</sup> کلینی، الکافی، ج ۶، ص ۲۸، ۲۹۔

<sup>۴</sup> ایضاً، ص ۳۲۔

<sup>۵</sup> ایضاً، ص ۲۷، ۲۹۔

<sup>۶</sup> ایضاً، ص ۳۲۔

<sup>۷</sup> کلینی، الکافی، ج ۶، ص ۲۹۔

<sup>۸</sup> منسوب بہ امام رضا، فقہ الرضا، ص ۲۳۹۔

<sup>۹</sup> کلینی، الکافی، ج ۶، ص ۳۲۔

<sup>۱۰</sup> ایضاً، ص ۳۳۔

<sup>۱۱</sup> بہاء الدین عاملی، محمد بن حسین، ساوچی، نظام بن حسین، جامع عباسی، و تکمیل آن، ص ۶۹۴۔ بہجت، محمد تقی، جامع المسائل، ج ۴، ص ۹۸۔

۳۔ اگر والدین بچے کا عقیقہ نہ کریں تو اس کی استحباب ختم نہیں ہوگی لہذا بچہ بلوغت کے بعد اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

۴۔ میت کی طرف سے عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ عقیقہ اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکری کا ہونا ضروری ہے۔

۶۔ عید الاضحیٰ کی مستحب قربانی عقیقہ کے لئے کافی ہے۔

۷۔ عقیقہ کے جانور کا صحت مند اور موٹا ہونا مستحب ہے۔

۸۔ عقیقہ کا گوشت ہڈیوں کو توڑے بغیر جدا کرنا بہتر ہے۔

۹۔ عقیقہ کا چوتھائی حصہ دائی کو دینا مستحب ہے اور اس میں جانور کی ران اور ٹانگ بھی شامل ہو۔

۱۰۔ عقیقہ کو کچے اور پکے دونوں طریقوں سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ پکا ہوا عقیقہ متعدد مومنین کو کھلانا مستحب ہے اور اگر دس یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو اسے کھائیں اور بچے کے لیے دعا کریں۔

۱۲۔ باپ اور جو شخص اس کی روٹی کھاتا ہے (خاص طور پر ماں) کا عقیقہ کا گوشت کھانا کرنا مکروہ ہے۔

۱۳۔ ہر عقیقہ صرف ایک شخص کے لئے شمار ہوگا۔

۱۴۔ عقیقہ کے بدلے عقیقہ کا صدقہ دینا کافی نہیں ہے۔

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل سے مراد

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ایک عقلی کاوش ہے جو قرآن و سنت، استدلال اور تجربے سے حاصل کردہ حقائق پر مبنی ہے تاکہ احکام کے اسباب، اسرار اور حکمتوں کی چھان بین کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو سے احکام فقہی پر عملی پابندی کے اثرات و نتائج کو پیش کر سکے۔<sup>۱</sup>

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے لیے ضروری اقدامات

فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے کچھ اقدامات ضروری ہیں جنہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ پیش کریں گے۔

<sup>۱</sup> بناری، علی ہمت، تحلیل تربیتی احکام فقہی در تعلیم و تربیت اسلامی، مطالعات فقہ تربیتی۔

۱۔ موضوع سے متعلق حکم یا احکام کے مجموعہ کو معین کرنا  
پہلے مرحلے میں کسی بھی موضوع کے حکم یا احکام کے مجموعے کو خواہ وہ تربیتی ہو یا غیر تربیتی معین کیا جاتا ہے۔ کبھی موضوع بہت ہی جزئی اور اس کا ایک ہی حکم ہوتا ہے جیسے غیر ممیز بچے کے ذبح کا جائز ہونا، لیکن کبھی موضوع کلی اور اس کے مختلف زاویے اور پہلو ہوتے ہیں جس کی بنا پر ہر ایک کا جدا جدا حکم ہے۔ مثال کے طور پر عقیقہ کے استحباب کا حکم لیکن اس کے ساتھ ساتھ اور بھی اس کے مختلف جزئی احکام ہیں جیسے عقیقہ کا وقت، عقیقہ کے اقسام، عقیقہ کرنے کا طریقہ وغیرہ۔ لہذا جہاں موضوع کے مختلف جہات ہو وہاں اس موضوع سے مربوط جتنے بھی احکام ہیں ان سب کا معین ہونا ضروری ہے۔

۲۔ فقہاء کے استدلال اور فقہی منابع کی طرف مراجعہ کرنا  
دوسرے مرحلے میں محقق فقہی منابع اور فقہاء کے استدلال کے طریقہ کار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی فقہاء نے فقہی احکام استنباط کرنے کے لیے کونسی عقلی، قرآنی اور روایتی دستاویزات سے استفادہ کیا ہے؟ یقیناً ایک محقق فقہاء کی طرف سے بیان شدہ تجربات اور معلومات کو تربیتی تجزیہ و تحلیل اور تربیتی نکات بیان کرنے کے لئے استعمال کرے گا۔

۳۔ آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا  
تیسرے مرحلے میں محقق کو موضوع سے متعلق آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا چاہیے۔ بعض اوقات فقہاء اپنی استنباط میں آیات و روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی خود محقق کو ان آیات و روایات کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ یہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ فقیہ اور محقق کا نقطہ نظر اہداف کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ محقق کو ہر حال میں اس موضوع سے متعلق آیات و احادیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے اہداف کے مطابق ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۴۔ موضوع سے متعلق تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کی طرف مراجعہ کرنا  
فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے لئے ایک اور قدم تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کے نتائج کی طرف مراجعہ کرنا ہے مخصوصاً جب احکام کا موضوع ایک خاص تربیتی موضوع ہو۔ آج کل نفسیاتی علوم اور تربیتی علوم، مختلف تربیتی موضوعات کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتے ہیں جن کا علم محقق کو احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل میں مدد کرتا ہے۔

## ۵۔ خود محقق کا غور و فکر کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کرنے کے لئے محقق کو فقہ اور علوم تربیتی دونوں میں ماہر ہونا چاہیے تاکہ وہ اچھے طریقہ سے فکر کرنے کے بعد کچھ تربیتی نکات استنباط کر سکے۔ یقیناً ایک ماہر شخص ہی ذہنی اور عقلی کوشش کے ساتھ اس موضوع کے بارے میں سوچ سکتا ہے اور اپنی تجربات اور مہارت کی بنیاد پر اس موضوع کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کر سکتا ہے۔

## ۶۔ تربیتی نکات استنباط کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کا سب سے اہم مرحلہ حکم اور اس کے موضوع سے مربوط تربیتی نکات کا استنباط ہے۔ یہ مرحلہ حقیقت میں پچھلے مراحل پر مبنی ہے۔ محقق پچھلے مراحل سے حاصل کردہ معلومات کی مدد سے تربیتی نکات کا استنباط کرتا ہے اور اس کے مطابق ہی بعض موارد میں تربیتی دستور العمل فراہم کرتا ہے۔

## فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے آثار اور فوائد

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل فقہ تربیت فقہی کے میدان میں اہم اثرات اور فوائد کا حامل ہے۔ ان میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں:

### ۱۔ شرعی حکم کے استنباط میں مدد

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ تحلیل تربیتی، فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج کی تحقیق سے متعلق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احکام شرعی کے استنباط میں اہم کام فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور مصالح و مفاسد کو کشف کرنا ہے۔ مشہور شیعہ مبنا کے مطابق شرعی احکام مصالح اور مفاسد کے تابع ہیں اور اسی کے مطابق ہی احکام، واجب، حرام، مستحب، مباح اور کراہت سے متصف ہوتے ہیں۔ لہذا فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، مصالح و مفاسد نیز فقہی موضوعات کے مثبت اور منفی پیغامات کو کشف کرنے میں فقہ کی مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کی سرپرستی خواہ لڑکا ہو یا لڑکی دو سال کے بعد کس شخص کی ذمہ داری ہے؟ اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ اب اگر تربیتی تجزیے کی مدد سے (خواہ آیات اور روایات کی مدد سے یا عقل اور علوم تربیتی کے ذریعہ اس حکم کی حکمت کچھ اس طرح سے کشف ہو جائے کہ ماں، بیٹی اور باپ، بیٹے کی سرپرستی اور پرورش کے لئے زیادہ موزوں ہے اور اسی میں ہی الزامی مصلحت موجود ہے اس وقت فقہاء اسی الزامی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیٹی کے لیے ماں اور بیٹے کے لیے باپ کی سرپرستی کے وجوب کا فتویٰ دے سکتے ہیں۔

## ۲۔ فقہی ثانوی عناوین کی شناخت میں مدد

فقہ میں ایک جہت سے دو قسم کے احکام موجود ہیں: پہلا حکم اولیٰ اور دوسرا حکم ثانوی۔ حکم ثانوی سے مراد وہ حکم ہے کہ جب موضوع پر کوئی دوسرا عنوان عارض ہو جائے جیسا کہ روزہ حکم اولیٰ کی بنا پر تمام افراد پر واجب ہیں لیکن اگر کوئی طویل مدت کے لئے بیمار ہو جائے اور روزہ نہ رکھ سکے تو پھر اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

تربیتی تجزیہ و تحلیل کے نتائج میں سے ایک فقہی موضوعات پر ثانوی عناوین کے عارض ہونے کی تشخیص ہے خاص طور پر تربیتی موضوعات میں اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ تربیتی تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ بعض موارد میں عناوین ثانویہ کی تشخیص ہو جاتی ہے۔ اس معنی میں کہ ایک فقہی حکم کا جو تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اس کے کچھ خاص حکمت اور اسرار موجود ہوتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعض موارد میں سماجی، تعلیمی یا اخلاقی مضر اثرات موجود ہوں اور کوئی ثانوی عنوان عارض ہو اور حکم تبدیل ہو جائے۔<sup>۱</sup> جیسا کہ بچے کی پرورش اور اس کی دیکھ بھال کی اصل ذمہ داری باپ کی ہے لیکن کسی بھی طریقہ سے باپ کے اندر اس کی پرورش اور دیکھ بھال کے شرائط موجود نہ ہو مثلاً باپ فاسد اور بد کردار ہو تو اس صورت میں اس کی سرپرستی سے بچے کے لیے ناقابل تلافی منفی تربیتی نتائج ہیں یا باپ کسی ایسی ذہنی بیماری میں مبتلا ہو جائے جس کی وجہ سے وہ بچے کی سرپرستی سے قاصر ہو تو حکم ثانوی کی بنا پر اس سے ولایت کا حق سلب ہو جاتا ہے اور بچے کی سرپرستی کی ذمہ داری کسی اور کے سپرد کی جاتی ہے۔

## ۳۔ فقہی تربیت میں مدد

فقہی تربیت کا تعلق اس بات سے ہے کہ لوگ کس طرح شرعی احکام پر پابندی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمان اپنے گفتار، رفتار اور اعمال میں تمام شرعی احکام کو اہمیت دیتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور شریعت کے برخلاف کوئی کام انجام نہیں دیتا۔ فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، تعلیم و تربیت کے ذمہ دار افراد اور اساتذہ کرام کے لیے مدد کرتا ہے تا کہ متر بیان شرعی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج سے واقف ہوں اور وہ یہ محسوس کریں کہ شرعی احکام کی پیروی ان کے لیے مثبت نتائج کا باعث بنتی ہے اور انھیں بعض ممکنہ منفی نتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔ جب انہیں اس چیز کا علم ہو جائے تو یہی چیز انہیں شرعی احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کو اپنے عمل کے فائدہ کا علم ہو وہ عام طور پر زیادہ دلچسپی کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اس کے عمل کو بے نتیجہ قرار دینے والے تمام وسوسہ انگیز خیالات بھی اسے شرعی احکام پر عمل کرنے سے نہیں روک سکتا۔<sup>۲</sup> فخر ازی کے مطابق فلسفہ احکام کی شناخت بہت زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ انسانی نفوس عقلی

<sup>۱</sup> اعرانی، علی رضا، فقہ تربیتی، ص ۳۲۲، قم، موسسہ اشراق و عرفان، ۱۳۹۱۔

<sup>۲</sup> بہرائی، محمد، فلسفہ احکام در قرآن، ص ۷۰، مجلہ پژوهش ہای قرآنی، ۱۳۷۴۔



اور علمی ملائک کے مطابق احکام کو قبول کرنے کی زیادہ خواہش رکھتی ہے اور اس کے برعکس تعبدی احکام کو قبول کرنے کی طرف زیادہ رجحان نہیں رکھتا ہے۔<sup>۱</sup>

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اور فقہی احکام کے تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے سے زندگی میں فقہ کا مقام بالخصوص تعلیم و تربیت کے میدان میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور فقہی احکام کی نسبت انسان کے افکار زیادہ مثبت ہو جاتا ہے جس کی نتیجے میں فقہ میں دلچسپی زیادہ اور احکام کی عملی پابندی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آخر کار فقہی تربیت پر توجہ مزید زیادہ ہو جاتی ہے۔

## فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل

۱۔ فرزند کے لیے عقیقہ کرنا، والدین کے لیے اس کے اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے، فرزند کی دینی تربیت کے لیے ان کی اہمیت کی علامت ہے۔

۲۔ بچے کا عقیقہ کرنا گویا اس کی شخصیت کا احترام کرنا ہے اور گویا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بچہ والدین کے لیے کتنا عزیز اور قیمتی ہے۔ اور یہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور اسے یہ بات معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے والدین نے معاشی مسائل کے باوجود اس کی سلامتی کی خاطر اتنا خرچہ کیا ہے تو اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے کس قدر ارز شمنند ہیں۔ اور اس بات اس کے دو اثرات ہو سکتے ہیں: پہلا یہ کہ اس کے اور والدین کے درمیان احترام کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسے یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ والدین کے لئے کس قدر قابل ارزش ہیں جس کے نتیجے میں اس کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے۔

۳۔ عقیقہ کی تقریب میں لوگوں کی شرکت اور ان کا مہمان ہونا حاضرین کے لیے بچے اور اس کی پیدائش کے بارے میں ایک خوشگوار یاد پیدا کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے وہ مستقبل میں بچے کے ساتھ بہتر انداز میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یعنی اس تقریب کی وجہ سے مہمانوں کے اندر اس بچے کے ساتھ خاص رجحان اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور نتیجتاً جب بھی وہ اسے دیکھیں گے تو فطری طور پر اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور دوسروں کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ محبت کریں گے۔ جس کے نتیجے میں بچے کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے جس کی بنا پر زندگی میں وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

۴۔ عقیقہ کی محفل میں نیک لوگوں کی موجودگی اور بچے کے لیے ان کی دعا اس کی کامیابی اور نجات کی بنیاد فراہم کرے گی۔

<sup>۱</sup> افخر رازی، محمد بن عمر، المصنوع، ج ۲، ص ۴۰۵، بیروت، ۱۴۲۰ھ۔

۵۔ عقیقہ بچے کی زندگی کے لیے ایک قسم کاندیہ ہے اور یہ اس کی صحت و سلامتی کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے گوسفند کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں: (اللهم عظمها بعظمه و دمه بدمه و شعرها بشعره ...)

۶۔ عقیقہ والدین اور بچے کو خدا کے قریب لاتا ہے، اور یہ والدین کے بارے میں واضح ہے کیونکہ وہ خدا کی رضا کے لیے عقیقہ کرتے ہیں۔ عقیقہ کے دوران جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں یہ موجود ہیں: (لک سفکت الدماء لا شریک لک و الحمد لله رب العالمین) اے اللہ میں نے یہ خون تیرے لیے انجام دیا ہے۔ بچے کے لئے بھی قربت خداوندی واضح ہے کیونکہ یہ قربانی اس کے لئے انجام دے رہا ہے۔ جیسا کہ عقیقہ کی دعا میں یہ موجود ہیں: (اللهم صل علی محمد و آل محمد و تقبل من فلان بن فلان) اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اس قربانی کو فلاں بن فلان کے لئے قبول کر۔

۷۔ عقیقہ انسان کے لیے خدا کی نعمتوں کا ایک شکرانہ ہے۔ روایات کے مطابق فرزند خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور یہ عقیقہ اس کی ولادت کا شکرانہ ہے: (عن ابی جعفر ع: قال اذا ذبحت فقل بسم الله و با الله و الحمد لله و الله اکبر ایمانا بالله و ثناء علی رسول الله و العصمه لامره و الشکر لرزقه)

۸۔ عقیقہ شیطان کو والدین اور اولاد سے دور رکھنے اور اس کے منفی اثرات سے بچانے کا سبب بنتا ہے۔ (لک سفکت الدماء لا شریک لک و الحمد لله رب العالمین اللهم اخسأ الشیطان الرجیم)

۹۔ والدین کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا مکروہ ہے اسی لئے وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ والدین کا یہ عمل گویا اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ اور ایک قسم کی خود سازی ہے اور اس کا معنوی اثر بالواسطہ خود بچے تک پہنچتا ہے کیونکہ والدین بچوں کے لیے عملی رول ماڈل ہیں اور شائستہ والدین ہی شائستہ بچوں کی پرورش کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ عقیقہ کرنا ضرورت مندوں کے لیے ایک طرح کی معاشی امداد ہے اور اس سے معاشرے میں ضرورت مندوں کی عزت نفس بلند ہو جاتی ہے اور معاشرے میں بد عنوانی کم ہو جاتی ہے، اور یہ بالآخر معاشرے کے ماحول کو سالم بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سالم ماحول میں ہی صحت مند اور سالم افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۱۔ مومنین کی کسی جماعت کو کسی محفل میں مدعو کرنا اور جشن منانا، [جیسا کہ روایات میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے] مومنین کا ایک دوسرے سے زیادہ مانوس ہونے اور مومنین کے نیٹ ورک کی تشکیل کا سبب بنتا ہے اور ان میں مزید اتحاد اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک سالم اور با ایمان معاشرے کی تشکیل کا سبب بنتا ہے۔ با ایمان اور سالم معاشرہ ہی اپنے افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۲۔ والدین عاطفی مسائل کی بنا پر تسلی اور حوصلہ افزائی محسوس کرتے ہیں کیونکہ لوگوں نے ان کی خوشیوں میں شرکت کی ہے اور یہ ان میں مزید خوشی اور مسرت فراہم کرنے کے علاوہ، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کے لئے ایک تعمیری جذباتی جذبہ پیدا کرتا ہے۔

۱۳۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہ خدا میں قربانی کی یاد دہانی ہے اور تمام والدین کے لئے خداوند متعال کے احکام کی تعمیل کی راہ میں ایک درس ہے۔

## منابع:

### قرآن کریم

۱. ابن بابویه، محمد بن علی، من لایحضره الفقیه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۴۱۳ق.
۲. اعرانی، علی رضا، فقه تربیتی، قم، موسسه اشراق و عرفان، ۱۳۹۱.
۳. بناری، علی همت، تحلیل تربیتی احکام فقهی عرصه ای ناکاویده در تعلیم و تربیت اسلامی، مطالعات فقه تربیتی، ش ۷، ۱۳۹۶.
۴. بهرامی، محمد، فلسفه احکام در قرآن، مجله پژوهش های قرآنی، ۱۳۷۴.
۵. بهاء الدین عاملی، محمد بن حسین، ساوجبی، نظام بن حسین، جامع عباسی، و تکمیل آن، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۱۴۲۹.
۶. بهجت، محمد تقی، جامع المسائل، نشر دفتر معظم له، چاپ دوم، ۱۴۲۶ق.
۷. حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعه الی تحصیل مسائل الشریعه، قم: مؤسسه آل البيت (ع)، ۱۴۰۹ق.
۸. خمینی، روح الله، تحریر الوسیله، ج ۴ و ۲، قم، مؤسسه مطبوعاتی اسماعیلیان، بی تا.
۹. شریف مرتضی، علی بن حسین موسوی، الانتصار فی الافرادات الإمامیه، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۱۴۱۵ق.
۱۰. صدوق، محمد بن علی، عیون اخبار الرضا علیه السلام، تهران: نشر جهان، ۱۳۷۸ق.
۱۱. صدوق، من لایحضره الفقیه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، قم، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ دوم، ۱۴۱۳ق.
۱۲. طریحی، فخر الدین، مجمع البحرین، کتابفروشی مرتضوی، تهران، ۱۳۷۵ش.
۱۳. طوسی، المبسوط فی فقه الإمامیه، مصحح، سید محمد تقی، المکتبه المرتضویه لاحیاء الآثار الجعفریه، تهران، چاپ سوم، ۱۳۸۷ق.
۱۴. طوسی، محمد بن علی بن حمزه، الوسیله الی نیل الفضلیه، مصحح، محمد حسون، انتشارات کتابخانه آیه الله مرعشی نجفی، قم، چاپ اول، ۱۴۰۸ق.
۱۵. طوسی، تهذیب الاحکام، محقق، مصحح، موسوی خراسان، حسن، تهران، دارالکتب الاسلامیه، چاپ چهارم، ۱۴۰۷ق.
۱۶. عاملی، شهید ثانی، زین الدین بن علی، الروضة البسیة فی شرح الملتعة الدمشقیة، کتابفروشی داورى، قم، چاپ اول، ۱۴۱۰ق.
۱۷. حلی، حسن بن یوسف بن مطهر، مختلف الشیعه فی احکام الشریعه، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۴۱۳ق.
۱۸. حلی، ابن ادریس، محمد بن منصور بن احمد، السرائر الحاوِیة لتحریر الفتاوی، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۴۱۰ق.
۱۹. طوسی، الخلاف، مصحح، علی خراسانی، سید جواد شهرستانی، مهدی طه نجف، مجتبى عراقی، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۱۴۰۷ق.
۲۰. حلی، یحیی بن سعید، الجامع للشرائع، مؤسسه سید الشهداء العلمیه، قم، چاپ اول، ۱۴۰۵.
۲۱. حسینی روحانی قمی، سید صادق، فقه الصادق (ع)، دارالکتب، مدرسه امام صادق (ع)، قم، چاپ اول، ۱۴۱۲ق.
۲۲. فاضل لنکرانی، محمد، جامع المسائل، انتشارات امیر قلم، قم، چاپ یازدهم.
۲۳. فخر رازی، محمد بن عمر، المحصول، بیروت، ۱۴۲۰.
۲۴. کلینی، الکافی، محقق، غفاری، علی اکبر، آخوندی، محمد، دارالکتب الاسلامیه، تهران، چاپ چهارم، ۱۴۰۷ق.
۲۵. مجلسی، محمد باقر، مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول، چاپ دوم، تهران: دارالکتب الاسلامیه، ۱۴۰۴ق.
۲۶. منسوب به امام رضا، فقه الرضا، مؤسسه آل البيت، مشهد، چاپ اول، ۱۴۰۶ق.